

احکام رمضان المبارک

الحمد لله الذي كفى والمنلوثة والسلام على عباده الذين اصطفى-

اما بعد، فقال الله تبارك وتعالى في كلامه القديم، اَعُوذُ

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ط

” يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن

قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ “ (البقرة: ۱۸۲)

” ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر

فرض کیے گئے تھے۔ تاکہ تم پر ہمزگار بن جاؤ “

تشریح | اللہ رب العالمین نے اپنے انعام، فضل و رحمت کی جو بارشیں اہل دنیا پر کر

ہے، اس میں سے ایک بڑا انعام روزہ رمضان ہے، جو اسلام کے ارکانِ خمسہ

میں سے ہے۔ قرآن پاک کی مندرجہ بالا آیت میں روزہ کی فرضیت بیان کی گئی ہے، اور

بتایا گیا ہے کہ جس طرح تم سے پہلی امتوں پر روزہ فرض ٹھہرایا گیا تھا، اسی طرح تم پر (یعنی

امت محمدیہ پر) بھی روزہ فرض قرار دیا گیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

” اَتَاكُمْ رَمَضَانَ شَهْرٌ مَبَارَكٌ “

فرضِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ - الْحَدِيثُ ! (احمد و نسائی)

” رمضان المبارک آچکا ہے۔ یہ بابرکت مہینہ ہے، اس کے روزے اللہ تعالیٰ

نے تم پر فرض کر دیئے ہیں۔ “

وہ لوگ، بلند مرتبہ اور اونچے درجے پر فائز ہیں جو رمضان المبارک کے دنوں میں

روزے رکھتے اور راتوں کو قیام کرتے ہیں۔

اہل لغت کے نزدیک اوقاتِ معینہ میں کھانے پینے سے رُکے رہنے کا نام روزہ ہے۔ (المعجم)

مفہوم روزہ

اہلِ شرع نے صوم اور صیام سے یہ مراد لیا ہے کہ انسان صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے کھانے پینے اور دیگر محرکات سے بند رہے۔

تذکیرِ نفس، مجاہدہ اور شہواتِ نفسانی پر قابو پانے میں روزے کو پورا دخل ہے۔

فضیلتِ روزہ رمضان یا فلسفہ روزہ

گو دوسری عبادتیں بھی، تزکیہ، تقوٰے، زہد اور تقربِ الی اللہ کا ذریعہ ہیں، مگر روزہ تمام خواہشات و شہوات سے روکتا ہے۔ روزہ مرغوب و محبوب اشیاء کو چھڑاتا اور شہوانی و حیوانی قوتوں کو اعتدال پر لاتا ہے۔ تاکہ نفس، سعادتِ اخروی و حیاتِ ابدی و سرمدی اور مسرتِ جاودانی حاصل کرنے کے قابل ہو کہ اس کے لیے آمادہ و تیار ہو جائے نفس کشی، جفاکشی، محنت و مجاہدہ کا تو گم ہو، ہمدردی و غم خواری و احسان اور نیک سلوک کی طرف مائل ہو۔ فقراء، مساکین اور اہل حاجت کی مصیبتوں اور تکلیفوں کا اندازہ کر کے ان کو یاد رکھے، اور کھانا پینا ترک کر کے انسانی اعضاء پر شیطانی تصرف کے تمام راستے بند کر دے۔ حتیٰ کہ ایک ایک عضو (ناک، کان، زبان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں) اور ہر ایک قوت (کسرشی و طغیانی سے بند ہو جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”الصيام رُجْتَةٌ وَحَصْنٌ وَحَمِيمٌ مِنَ النَّارِ“ (مسند احمد)

روزہ ڈھال ہے

یعنی روزہ ڈھال ہے۔ جس طرح ڈھال کا کام، تلوار اور ہتھیار کے اثر سے بچانا ہے، اسی طرح روزے کا کام اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہوں سے روکتا اور بچاتا ہے۔

الغرض، شریعتِ اسلامیہ میں روزے کی فرضیت و مشروعیت میں بندوں کے لیے بڑی مصلحتیں ہیں اور ان کے حق میں دُنیا و آخرت دونوں جہان کی خوبیاں اور فوائد اس میں جمع کر دیے گئے ہیں۔

رمضان المبارک کے چاند کے لیے ایک اور عید کے چاند کے لیے دو

رویتِ ہلال

ترتیب شریعت مسلمانوں کی شہادت ہوئی چاہیے۔ (کتب حدیث)

”اللَّهُمَّ أَهْلَهُ بِالْأَمْنِ وَالْأَمَانِ وَالسَّلَامَةِ
وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبِّكَ اللَّهُ“ (ترمذی)

رویت ہلال کی دعا

مشکوٰۃ روزہ

اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمار یا بادل ہو تو ایسے مشکوک دن کا روزہ نہ رکھو، بلکہ شعبان کے تیس دن پورے کرو۔ (بخاری مسلم)

روزہ کی نیت

طلوع فجر سے پہلے فرضی روزے کی نیت کر لینی ضروری ہے، ورنہ روزہ صحیح نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ)

زبان سے نیت کے الفاظ بولنا، یا ”بصوم غدائتو نیت“ کہنا بدعت ہے، اس کا شریعت محمدیہ میں کوئی ثبوت نہیں۔ نیت درحقیقت دل کا فعل ہے، زبان کا فعل نہیں۔ طلوع فجر سے قبل نیت کا یہ حکم فرضی روزے سے متعلق ہے، نقلی روزے کی نیت نماز فجر کے بعد بھی صحیح ہے۔

”ذَهَبَ الظَّمْأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوۡقُ وَبَسَّتِ الْأَجْرُأَشَاءُ اللَّهُ
تَعَالَى“ (ابوداؤد)

یعنی ”پیاس رفع ہوگئی، رگیں تر ہو گئیں اور اللہ نے چاہا تو روزہ کا اجر و ثواب ثابت ہو چکا“

دوسری دعا

”اللَّهُمَّ تَصَدَّقْ صُمْتُ وَهَلَى رَمَّ قَلْبِكَ أَقْطَرْتُ“
”اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے اقطار کیا“ (مشکوٰۃ)

رمضان شریف کے روزے کا ثواب

ابن آدم کی ہر نیکی پر دس سے سات سو گنا تک اضافہ کیا جاتا ہے، مگر روزہ اس

قانون سے الگ ہے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ روزہ صرف میرے لیے رکھا جاتا ہے اور اس کا بدلہ بھی میں خود ہی دوں گا۔ روزہ دار صرف میری رضا کے لیے، کھا نہ پینے اور اپنی دیگر خواہشات کو ترک کرتا ہے۔ (بخاری مسلم)

ایک اور حدیث میں ہے کہ اگر میری امت کو یہ معلوم ہو جاتا کہ رمضان کیا چیز ہے، تو میری امت پر تمنا کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو جاتا۔

ترکِ روزہ کا گناہ جو شخص بلا عذر شرعی، رمضان المبارک کا ایک روزہ چھوڑ دے تو پھر ساری عمر کے روزے بھی اس کی تلافی نہیں کر سکتے۔

اللہ کی رحمت سے ڈور کون ہے؟ وہ بد نصیب اللہ کی رحمت سے بہت ڈور ہے، جسے رمضان المبارک جیسا بابرکت مہینہ ملے۔

اور پھر بھی وہ اپنی بخشش نہ کرا سکے۔ اگر وہ اس مہینے میں بھی نہ بخشا گیا تو پھر اس سے بڑھ کر اور کون سا دن اُسے نصیب ہوگا؟

رمضان المبارک کا احترام سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے، آسمان، جنت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت

کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

یہ مہینہ ایسا بابرکت ہے کہ اس میں رحمت الہی کا پیغام نازل ہوتا ہے۔ اور بندگانِ رب ذوالجلال کے اعمال بلا روک ٹوک اللہ کے حضور میں پہنچانے جاتے ہیں۔ مومنوں کی دعائیں اور نیکیاں قبولیت و اجابت کے درجہ کو پہنچتی ہیں اور انھیں عملِ صالح اور کار خیر کی توفیق ملتی ہے۔ نیز معصیت اور گناہ سے بچنے اور کنارہ کش ہونے کو مدد اور قوت پہنچتی ہے۔

گناہوں کی معافی جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے تمام سابقہ گناہوں

کو معاف فرمادیتے ہیں۔ اور شبِ قدر میں قیام کرنے والا جو ایمان اور ثواب کی نیت سے ایسا کرتا ہے، اس کے تمام سابقہ گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے۔

عبادت کا ستر گنا ثواب جو شخص اس ماہ میں کوئی نفلی کام کرتا ہے، اسے فرض کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اور جو شخص فرض ادا کرتا ہے، اُسے

اتنا اجر عطا ہوتا ہے، جتنا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرنے سے ملتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

سخاوت و ہمدردی کا مہینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رمضان المبارک میں بہ نسبت دوسرے دنوں کے بہت سخاوت فرمایا

کرتے تھے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ رمضان المبارک کا صدقہ تمام صدقوں سے بہتر ہے۔

اں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کو ”شہر المواساة“ فرمایا ہے،

یعنی یہ ایک دوسرے سے اظہارِ ہمدردی کا ہمینہ ہے۔

تسخیرِ صحت | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صوموا تصحوا"

(ترغیب، بحوالہ طبرانی)

یعنی "روزے رکھا کرو، صحت یاب ہو جاؤ گے"

روزہ میں پیمیز | روزہ کا مقصد تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔ یعنی نفس کو اخلاقِ رفیقاہ و فضائل

ناپسندیدہ سے پاک کر کے اپنے کو عمدہ اخلاق اور نیک عادات سے مزین (یعنی آراستہ و پیراستہ) کرنا، اصل طہارت و پاکیزگی ہے۔ غرض، طمع، لالچ، غیبت، جھٹی، بکواس، حسد، کینہ، ریاء، عداوت، بغض، خیانت، جھوٹ، وعدہ حسدانی، فریب، نظر بد اور بری عادات سے کلیتہً اجتناب کرنا ہے۔ بھروسہ کھانا پینا چھوڑ دینا اور پیوی سے اجتناب روزہ کی غرض و غایت نہیں ہے، بلکہ اصل مقصد تطہیرِ نفس ہے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من لم یدع قول الترمی والعمل بہ فلیس لله حاجۃ فی ان یتداع طعامہ وشرابہ"

(بخاری شریف)

"جو شخص روزے کی حالت میں جھوٹ اور جھوٹ پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا، اللہ تعالیٰ کو اس کے جھوٹے پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں"

سحری کے وقت اذان کہنا | "عن عائشۃ رضات بلا لادۃ یؤذن بلیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا

واشربوا حتی یؤذن ابن ام مکتوم فانہ لا یؤذن حتی یطلع الفجر"

(بخاری ص ۱۱ جلد ۱)

"حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ بلال نرات کو اذان دیا کرتے تھے۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو فرمایا کہ تم کھانا پینا بند نہ کیا کرو جب تک ابن ام مکتوم (عبد اللہ) کی اذان نہ سن لو۔ کیوں کہ وہ صبح صادق ہونے بغیر اذان نہیں دیتے"

تشریح: اس سے یہ چیز ثابت ہوئی کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف

میں دو مؤذن مقرر کیے ہونے تھے۔ ایک سحری کی اذان دیتا تھا، دوسرا فجر کی اذان کہنے کے وقت آواز کو

پہچان کر سحری کھانے میں غلطی نہ کریں۔

”عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا ينعن أحدًا منكم اذان بلال رمه اذ قال يتنادى لي ربه قاتلكم ويوقظ نائسكم“ (مسلم جلد اول صفحہ ۲۵۲)

”ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! تم کو بلالؓ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے، وہ تمہارے تہجد گزاروں کو گھر واپس لانے کے لیے اور سوئے ہوؤں کو جگانے کے لیے اذان کہتا کرتے ہیں۔“

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اس اذان کہلانے سے صرف یہ غرض تھی کہ قیام کرنے والوں کو مطلع کیا جائے اور سوئے ہوئے لوگوں کو جگایا جائے کہ وہ کھانے وغیرہ کی تیاری کریں۔

”قال محمد کاکان بلال يتنادى بلیل“

”في شهر رمضان لسحور الناس“ (صوفا امام محمد مترجم صفحہ ۱۵۸)

یعنی امام محمدؒ (جو کہ امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد تھے) فرماتے ہیں کہ حضرت بلالؓ ماہِ رمضان میں رات کے چھتے میں لوگوں کو سحری کھلانے کی خاطر اذان دیا کرتے تھے۔

مذکورہ بالا حوالہ جات سے صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ اذانِ سحری سنتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ یہ اذان سارا سال دینی چاہیے، یا صرف رمضان شریف میں؟ اس کے متعلق گزارش یہ ہے کہ احادیثِ نبوی میں اس کی صاف تصریح نہیں۔ صرف امام مالکؒ اور امام محمدؒ کے دو قول ہیں:

امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ یہ اذان ہمیشہ دینی چاہیے لیکن امام محمدؒ کے نزدیک اس کے لیے صرف ماہِ رمضان ہی مناسب ہے۔

ہمارے خیال میں یہ سنت سارا سال ادا ہونی چاہیے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم رمضان

شریعت میں تو اس پر ضرور عمل ہونا چاہیے۔ جذبہ عشق و محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی مقام ہے کہ ہر سنت پر عمل کیا جائے، سنی کا مطلب سنت پر عمل کرنا ہے، ورنہ صرف نام سے چنداں فائدہ نہیں۔

لہذا تمام اجاب سے استدعا ہے کہ جب ایک کام کے لئے کئی ایک ثبوت موجود ہوں، اور اس کے خلاف کوئی حکم نہ ہو، تو اُسے کیوں چھوڑا جائے؟

ایسے! ہم سب مل کر پورے خلوص اور جذبہ کے ساتھ عمل کریں۔ ممکن ہے ہمارا یہی عمل اُس بے پروا ذات کو پسند آجائے اور روزِ محشر میں ہماری بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ!

دَمَارِيدُ الْإِسْلَامِ

فِي أُمُورِ الدِّينِ وَالدُّنْيَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”تم لوگ سحری کھایا کرو، اس لیے کہ سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے“ (مشکوٰۃ)

سحری کا حکم

یعنی قوت قائم رہتی ہے اور آدمی ضعف و ناتوانی کا شکار نہیں ہونے پاتا، جس سے وہ کسبِ معاش، عملِ صالح اور عبادتِ الہی کے سلسلہ کے تمام امور باسانی بخالتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے روزے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان فرق سحری کا ہی ہے۔ یعنی ہم سحری کھاتے ہیں، وہ سحری نہیں کھاتے۔ سحری کا وقت پہچاننا اور سنت کے مطابق سحری کھانا افضل ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سحری اور اذانِ فجر کے درمیان بقدرِ پچاس آیتیں پڑھنے کے وقفہ ہوتا تھا۔ اس لیے سحری کھانے میں تاخیر

سحری کا وقت

افضل ہے۔

عام طور پر لوگ سحری میں جلدی اور افطار میں دیر کرنے کو اچھا تصور کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی سنتِ صحیحہ کے مطابق، سحری میں دیر (طلوعِ

سحری و افطار

فجر سے پہلے) اور روزہ افطار کرنے میں جلدی (غروبِ شمس کے بعد) کرتا ہے تو لوگ اُسے برا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ سنت یہ ہے کہ سورج کے غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر لیا جائے اور سحری بھی بہت پہلے نہ کھائی جائے۔

افطاری میں جلدی کرنے کا حکم | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب تک لوگ افطار میں جلدی کریں گے، وہ بھلائی میں رہیں گے۔ اس لیے کہ یہود و نصاریٰ افطار میں تاخیر کرتے ہیں؟“

صحیح حدیث میں آتا ہے کہ تین شخصوں کی دُعا رُو نہیں کی جاتی:

قبولیتِ دُعا

۱۔ روزہ دار کی دُعا، بوقتِ افطار۔

۲۔ امام عادل کی دُعا۔

۳۔ مظلوم کی دُعا۔

بیت الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں:

روزہ دار کو دو خوشیاں

ایک خوشی اس وقت، جب وہ روزہ افطار کرتا ہے۔

دوسری خوشی اس وقت نصیب ہوگی، جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔

روزہ، تیز کھجوروں سے افطار کرنا | روزہ کس چیز سے افطار کرنا سنت ہے؟

چاہیے۔ اگر تیز نہ ملیں تو خشک ہی

سے اور نہ پانی سے افطار کرنا بھی سنت ہے۔ (ابوداؤد - ترمذی)

بعض لوگ نمک سے روزہ افطار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ اس کا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے کھجور سے مراد تمام میٹھی چیزیں لی ہیں۔

روزہ کن اشیاء سے نہیں ٹھٹھتا؟ | (۱) تریا خشک مسواک کرنا (۲) خوشبو لگانا (۳) سر پر گیلا کپڑا رکھنا (۴) آنکھوں میں مس

یا کوئی دوائی ڈالنا۔ (۵) سر یا بدن پر تیل لگانا (۶) استحلام ہو جانا (۷) خود بخود قے آجانا۔

(۸) روزہ رکھ کر صبح صادق کے بعد جنابت کا غسل کرنا (۹) ہنڈیا کا نمک چکھ کر فوراً

تھوک دینا (۱۰) پچھنے لگوانا، بشرطیکہ کمزوری کا ڈرنہ ہو (۱۱) دریا وغیرہ میں غوطہ لگانا جس سے

ناک یا حلق کے ذریعے پانی اندر نہ جائے (۱۲) ناک میں بغیر مبالغہ کے پانی چرھانا (۱۳) لعاب

دہن کا اندر ہی اندر بیٹھ میں چلے جانا (۱۴) بلا مبالغہ کلی کرنا اور کلی کے بعد پانی کی تری کا

تھوک کے ساتھ اندر چلے جانا۔ (۱۵) مکھی کا حلق میں اتر جانا (۱۶) ناک میں بلا مبالغہ پانی پڑھاتے وقت بغیر قصد و ارادہ کے پانی کا اندر چلے جانا (۱۷) سوڑھے کے نمون کا تھوک کے ساتھ اندر چلے جانا (۱۸) بھول کر کھاپی لینا (۱۹) ڈھونڈیں یا آٹے کا اڑ کر اندر چلے جانا (۲۰) کان میں دوائی ڈالتا (۲۱) دانتوں میں اٹکے ہوئے ریزوں کا جو محسوس نہ ہوں، اندر چلے جانا (۲۲) ٹیکہ لگوانا، مگر اجتناب بہتر ہے (۲۳) بیوی کا بوسہ لینا یا محض ہنسنار ہونا (مگر جوان کو اس سے پرہیز کا حکم دیا گیا ہے)!

رکن اشیاء سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ (۱) دانستہ کھانا پینا (۲) دانستہ جماع کرنا (۳) تصدقات

کرنا (۴) حقہ سگریٹ وغیرہ پینا (۵) مبالغہ کے ساتھ ناک میں پانی یا دوئی چڑھانا، یہاں تک کہ حلق کے نیچے اتر جائے (۶) منہ کے علاوہ کسی زخم وغیرہ کے راستے سے یا تلکی کے ذریعہ سے غذا یا دوئی اندر پہنچانا (۷) عورت کو حیض یا نفاس کا خون آجائے (۸) جماع اور اس کے لطافت سے!

روزہ افطار کرانے کا ثواب | حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص روزے دار کا روزہ افطار کرے، یا کسی غازی کا سامان درست کرے، تو اس کو اس (روزہ دار اور غازی) کے برابر ثواب ملے گا۔" (بیہقی)

لَيْلَةُ الْقَدْرِ

یہ وہی مبارک رات ہے، جس رات قرآن شریف لوح محفوظ سے آسمان دینا پر نازل ہوا۔ یہ وہی رات ہے، جس کی شان میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ" (القدر)

یعنی اس ایک رات کا قیام، ہزار ماہ (۸۳ سال اور چار ماہ) کی عبادت سے افضل ہے۔

یہ وہی رات ہے جس میں حضرت جبرائیلؑ لاتعداد فرشتوں کے ساتھ زمین پر تشریف

لاستے ہیں، ذکر الہی کی مجالس میں شریک ہوتے ہیں اور ذکر الہی کرنے والوں کے حق میں استغفار کرتے ہیں۔

یہ وہی رات ہے جس رات آئندہ سال میں پیدا ہونے والوں کا اندازہ ہوتا ہے۔

یہ وہی رات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدائے عام ہوتی ہے کہ اے گنہگارو!

اٹھو، استغفار کرو! میری رحمت تمہاری خطائیں بخشنے کے لیے ہے تب ہے اے بھوکے مرنے والو! اور اسے درود کی ٹھوکریں کھانے والو، اٹھو، گڑ گڑاؤ اور مانگو، میرا فضل جوش مار رہا ہے۔ اور اے بتلایا بن معصیت! میری پناہ میں آجاؤ کہ میں تمہارے روگ دور کرنے پر آمادہ ہوں۔ یہ صدا صبح صادق کے طلوع ہونے تک بدستور جاری رہتی ہے۔

عام طور پر مشہور ہے کہ ایلاتہ القدر ستائیسویں رات ہے، لیکن یہ کلیہ درست نہیں۔

اس رات کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ایلاتہ القدر ماہ مقدس کے آخری دن (یعنی آخری دس دنوں) کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹ ویں (پانچ) راتوں میں رحمت الہی کا طلب گار رہے اور رب رحیم و کریم کے سامنے سز بسجود رہ کر نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ یہ دعا کثرت سے پڑھے:

”اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوفٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي“ (مشکوٰۃ)

مریض اور مسافر | مریض اور مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، مگر رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہونے کے بعد اس کی قضا دینی ہوگی۔ (قرآن مجید)

حاملہ اور مرضعہ | حاملہ اور مرضعہ (یعنی دودھ پلانے والی) کو اگر خوف ہو کہ روزہ سے بچنے کو نقصان پہنچے گا، تو اس کو بھی روزہ نہ رکھنے کی

رضعت ہے۔ ہاں روزانہ ایک منگین کو کھانا کھلائے اور ممکن ہو تو بعد میں قضائی بھی دے۔ (ابن کثیر)

کفارہ | بلا عذر شرعی روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے۔ اگر یہ بھی طاقت نہ ہو

تو بیک وقت ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (ترمذی)

فدیہ | دائم المریض یا بہت بوڑھا، جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو، ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو صبح و شام کھانا کھلائے۔ (ابن کثیر)

ایام حیض میں روزہ کی قضا | حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم حیض کی

حالت میں ہوتیں تو آپ ہمیں روزہ کی قضا کا حکم دیتے، مگر نماز کی قضا کا حکم نہ دیتے۔ تشریح: عورتیں ایام حیض میں نہ روزہ رکھیں اور نہ نماز پڑھیں۔ البتہ روزہ کی قضا کریں اور نماز کی قضا نہ کریں۔ اور یہی حکم نفاس والی عورت کا ہے کہ وہ نہ نماز پڑھ سکتی ہے، نہ روزہ رکھ سکتی ہے۔ پاک ہو کر روزوں کی قضا کرے اور نماز کی نہ کرے۔

اعتکاف

انہی عشرہ میں اعتکاف سنت ہے۔ اگر تمام بستی میں سے کوئی بھی نہ کرے، تو سب کے ذمے ترک سنت کا وبال رہتا ہے۔

اعتکاف اس کو کہتے ہیں کہ اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں رہ کر عبادت کرنا، اور سوائے ضروری حاجت اور غسل اور وضو کے مسجد سے باہر نہ آنا، خاموش رہنا، اعتکاف میں ہرگز ضروری نہیں۔ البتہ نیک کلام کرنا، اور بد کلامی و لڑائی بھگڑنے سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ اعتکاف اُس مسجد میں ہو سکتا ہے جس میں نماز پنجگانہ باجماعت ہوتی ہو۔ اگر پورے انہی عشرہ کا اعتکاف کرنا ہو تو بیس تاریخ کو آفتاب غروب ہونے سے قبل مسجد میں چلا جائے، اور جب عید کا چاند نظر آئے تو اعتکاف پھوٹ دے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ ایک دو روز یا ایک آدھ گھنٹہ کے لیے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں رہے۔

دس دن کے اعتکاف کا ثواب دُور حج اور دو عمرہ کرنے کے برابر ہے۔

(جاری ہے)

۱۸ نیت کے الفاظ زبان سے ادا کرنا بدعت ہے۔